سوال

(968) عارضی قیام گاہ پر نمازِ قصر

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک مدرس یا طالب علم مدرسہ میں رہائش پذیر ہے یا خطیب اور امام، مسجد کے مکان میں رہائش پذیر ہے جبکہ آبائی گھر کسی اور جگہ ہے، یا کوئی شخص سرکاری وغیر سرکاری ملازمت کی وجہ سے دور دراز علاقے یا بیرون ملک رہ رہا ہے، اسی طرح کوئی شخص کسی دوسرے شہر میں رہتے ہوئے کاروبار کرتا ہے، ان میں سے کوئی شخص دو ماہ بعد، کوئی دو سال یا اس سے کم وبیش عرصے بعد گھر جاتا ہے۔ کیا یہ لوگ اپنی عارضی قیام گاہ پر نماز قصر پڑھیں گے یا مکمل نماز؟ کتاب وسنت کی روشنی میں وضاحت فرما دیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اصلاً شریعت میں حقیقی مسافر کے لئے اجازت ہے کہ چار رکعتی نمازیں قصر کر سکتا ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالی ہے :

وَإِذا ضَرَ‌بتُم فِى الأَر‌ضِ فَلَيسَ عَلَيكُم جُناحٌ أَن تَقصُر‌وا مِنَ الصَّلو‌ٰةِ إِن خِفتُم أَن يَفتِنَكُمُ الَّذينَ كَفَر‌وا ... ﴿١٠١﴾... سورة النساء

''جب تم سفر کو جاؤ تو تم پر کچھ گناہ نہیں کہ نماز کو کم کر کے پڑھو بشرطیکہ تم کو خوف ہو کہ کافر لوگ تم کو ایذا دیں گے۔''

یعلی بن امیہ نے اسی آیت کے بارے میں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ اب تو لوگ امن میں ہیں، پھر بھی قصر کا جواز ہے؟ انہوں نے فرمایا : جس سے تجھے تعجب ہوا ہے اس سے مجھے بھی تعجب ہوا تھا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا :

'صَدَقَةٌ تَصَدَّقَ اللَّهُ بِهَا عَلَيْكُمْ، فَاقْبَلُوا صَدَقَتَهُ' (صحيح مسلم، كِتَاب صَلَاةِ الْمُسَافِرِينَ وَقَصْرِهَا، بَاب صَلَاةِ الْمُسَافِرِينَ وَقَصْرِهَا، رقم: ٦٨٦)

''نماز قصر اللہ کی طرف سے صدقہ ہے، اس کا صدقہ قبول کرو۔''

چنانچہ حالت سفر میں مسافر کا قیام اگر کسی جگہ چار روز سے کم ہے تو اس کیلئے قصر کرنا افضل ہے۔ حجۃ الوداع کے موقع پر نبی ﷺ ذوالحجہ کی چار تاریخ کو مکہ میں داخل ہوئے اور آٹھ تاریخ کو منیٰ کی طرف روانہ ہوئے۔ یہ وہ دن ہیں جن میں آپ ﷺ نے عزم بالجزم کے ساتھ قیام فرمایا اور نماز قصر ہی ادا فرمائی۔

البتہ اگر قیام کی مدت متعین نہ ہو تو اس صورت میں بلا تحدید قصر کر سکتا ہے۔ جنگی مہموں میں جو آپ ﷺ کا مختلف مقامات پر مختلف مدت کے لئے قیام تھا وہ اسی قبیل سے ہے۔

صورتِ سوال میں جن لوگوں کا ذکر ہے، وہ سب مقیم ہی ہیں۔ لہٰذا نماز پوری پڑھیں۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

کتاب الصلوٰۃ : صفحہ :790

محدث فتویٰ